# پشتون-بلوچ جیوگرافی

## ایشیائی شطرنج کا مہرہ یا گریٹ گیم کا نیا کنٹرولر؟

## ایشیا کے قلب میں بچھا خونی تختہ اور علاقائی گدھ



ابو حیان سعید، عبداللہ برکی

## پشتون-بلوچ جیوگرافی: ایشیائی شطرنج کا مہرہ یا گریٹ گیم کا نیا کنٹرولر؟

# ایشیا کے قلب میں بچھا خونی تختہ اور علاقائی گدھ

**ابو حیان سعید , عبداللہ برکی**

31 جولائ 2026

کبھی ایک دھماکہ، کبھی منظم سیاسی بحران، کبھی نوجوانوں کی جبری گمشدگی، اور کبھی سرحدوں پر بارود کی اچانک لہر۔ اگر آپ اب بھی یہ سوچ رہے ہیں کہ یہ سب کچھ وقتی حالات، مقامی عداوتوں یا محض حادثات کا نتیجہ ہے، تو آپ جیوپولیٹیکل اندھے پن کے آخری درجے پر کھڑے ہیں۔ یہ کوئی مقامی مسئلہ نہیں، بلکہ ایشیا کے قلب (Heart of Asia) میں بچھا وہ سفاک عالمی شطرنج کا تختہ ہے، جس کی چالیں، مہرے اور خونی اسکرپٹ دہائیوں پہلے لکھے جا چکے ہیں۔
المناک سچ یہ ہے کہ پشتون اور بلوچ وہ واحد قومیں ہیں جو اس خونی کھیل کے عین مرکز میں کھڑے تو ہیں، مگر اس کے قواعد، چالوں اور اپنے بہتے ہوئے خون کی قیمت سے بالکل اندھے ہیں۔ دنیا ہمیں صرف ایک "کونفلکٹ زون" نہیں سمجھتی، بلکہ یہ وہ اسٹریٹجک جیوگرافی ہے جہاں عالمی فرعون اور علاقائی گدھ اپنی بقا اور پوزیشننگ کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہ داستان آپ کو وسائل کی چوری کا روایتی رونا رونے کے لیے نہیں لکھی گئ بلکہ یہ آپ کو یہ بتانے کے لیے ہے کہ آپ کی زمین، آپ کا خون اور آپ کے ساحل کس طرح اگلے 100 سالہ ایشیائی جنگی منصوبے کا مرکزی محور بن چکے ہیں۔

**بلوچستان: گریٹ گیم کا دوسرا پھیپھڑا اور سمندری دہانہ**

اس کہانی میں بلوچستان کوئی الگ حصہ نہیں ہے، بلکہ یہ پشتون بیلٹ کے ساتھ جڑا ہوا گریٹ گیم کا دوسرا پھیپھڑا (Second Lung) ہے۔ اگر پشتون بیلٹ اس عالمی اور علاقائی شطرنج کا "دل اور راستوں کا دارالحکومت" ہے، تو بلوچستان اس کا دہانہ، ساحل اور سب سے بڑا پروجیکشن گراؤنڈ ہے۔ بلوچستان کے بغیر پشتون بیلٹ کی جیوپولیٹیکل اہمیت ادھوری ہے اور پشتون بیلٹ کے بغیر بلوچستان کا جغرافیہ یتیم ہے۔

**1. میری ٹائم ایکسس (Maritime Access) اور چائنا کا CPEC مہرہ**

چین کا کھربوں ڈالر کا CPEC پروجیکٹ پشتون بیلٹ سے گزرتا ضرور ہے، لیکن اس کا اختتام اور آخری منزل گوادر (بلوچستان) ہے۔ چین کو آبنائے ملاکا (Strait of Malacca) میں امریکی اور انڈیا کے بحری محاصرے سے بچنے کے لیے بلوچستان کا ساحل ہر قیمت پر چاہیے۔ چین کے لیے بلوچستان ایک ایسی سمندری کھڑکی ہے جو اسے سیدھا بحرِ ہند اور مڈل ایسٹ سے جوڑتی ہے۔ دوسری طرف، امریکہ کے انڈو-پیسفک ڈاکٹرائن اور انڈین را (RAW) کے لیے بلوچستان وہ سب سے کمزور پٹی ہے جہاں بدامنی پھیلا کر چین کے پورے پراجیکٹ کا گلا گھونٹا جا سکتا ہے۔ اسی لیے بلوچستان میں جاری شورش کو عالمی طاقتیں اپنے جیو-اسٹریٹجک مفادات کے لیے ایک پراکسی کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔

**2. کارپوریٹ گدھ اور وسائل کا مقتل**

پشتون بیلٹ اگر لیتھیم کا گڑھ ہے، تو بلوچستان تانبے، سونے (ریکوڈک اور سیندک) اور گیس کا وہ سمندر ہے جس پر دنیا کے بڑے بڑے مائننگ مافیا اور کارپوریٹ گدھوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ بلوچستان کو دانستہ طور پر ایک مستقل سیکیورٹی زون اور بلیک ہول بنا کر رکھا گیا ہے تاکہ وہاں کی مقامی آبادی کبھی اپنے وسائل پر حق نہ جتا سکے اور پسِ پردہ بین الاقوامی کمپنیاں اور ملکی مقتدر حلقے ( جی ایچ کیو کہنے پر کافی دوست ناراض ھو جاتے ھیں ) یہاں کی دولت اونے پونے داموں سمیٹتے رہیں۔

**سہ فریقی ٹرائیکا کا بھیانک کھیل: پاکستان، افغانستان اور ایران**

اس گریٹ گیم میں جہاں عالمی طاقتیں اوپر بیٹھی ہیں، وہی زمین پر اس خونی کھیل کو کھیلنے والے تین بنیادی کردار ہیں: **پاکستان، افغانستان اور ایران**۔ ان تینوں ریاستوں نے پشتون-بلوچ پٹی کو اپنی جیو-پولیٹیکل بقا کے لیے ایک شیلڈ اور ایک مستقل تجربہ گاہ بنا رکھا ہے۔

**1. پاکستان کا 'اسٹریٹجک ڈیپتھ' کا خبط اور سیکیورٹی کالونی کا ماڈل**

پاکستان کے مقتدر حلقے دہائیوں سے پشتون بیلٹ کو ایک سیکورٹی بفر اور بلوچستان کو ایک سیکیورٹی کالونی کے طور پر استعمال کرتے آئے ہیں۔ جی ایچ کیو کا جیو-اسٹریٹجک خبط یہ رہا ہے کہ کابل میں ہمیشہ ایک ایسی حکومت رہے جو اس کے زیرِ اثر ہو۔ اس 'اسٹریٹجک ڈیپتھ' (Strategic Depth) کی قیمت ہمیشہ پشتونوں اور بلوچوں نے اپنا خون دے کر چکائی ہے۔ کبھی جہاد کے نام پر، کبھی دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر، اور کبھی علیحدگی پسندی کو کچلنے کے بہانے، وزیرستان سے لے کر مکران کے ساحل تک کے علاقوں کو ایک ایسی مستقل جنگی معیشت (War

Economy) میں تبدیل کر دیا گیا ہے، جہاں ڈالر اور ریال تو آتے ہیں، لیکن مقامی لوگوں کے حصے میں صرف بارود، جبری گمشدگیاں اور لاشیں آتی ہیں۔

**2۔ افغانستان: نظریاتی ہٹ دھرمی اور پشتون کارڈ کا استعمال**

ڈیورنڈ لائن کے اس پار، کابل کا موجودہ طالبان نظام ہو یا ماضی کی قوم پرست حکومتیں، سب نے پشتون قوم پرستی اور 'پشتون کارڈ' کو صرف اپنے اقتدار کو طول دینے اور بقا کے لیے استعمال کیا ہے۔ طالبان کابل پر حکومت تو کر رہے ہیں، لیکن وہ پشتون بیلٹ کو دنیا بھر کے عسکری دھڑوں کے لیے ایک پناہ گاہ اور سودے بازی کا مرکز بنائے ہوئے ہیں۔ کابل کی نظریاتی ہٹ دھرمی اور عالمی تنہائی کا سب سے بڑا خمیازہ سرحد کے دونوں طرف بسنے والے پشتون بھگت رہے ہیں۔ کابل پشتونوں کے جذبات کو بھڑکا کر پاکستان پر دباؤ تو ڈالتا ہے، لیکن جب پشتونوں کی معاشی اور سیاسی بقا کی بات آتی ہے، تو وہ انہیں بین الاقوامی پابندیوں اور بھوک کے کنویں میں دھکیل دیتا ہے۔

**3۔ ایران کا 'سافٹ فرنٹ' اور تزویراتی منافقت**

مغرب میں بیٹھا ایران اس پورے کھیل کا سب سے شاطر کھلاڑی ہے۔ ایران-امریکہ موجودہ تصادم کا اصل میدان مشرقِ وسطیٰ نہیں، بلکہ یہی پشتون-بلوچ پٹی بننے جا رہی ہے۔ تہران اپنی "محورِ مزاحمت" (Axis of Resistance) کی پالیسی کے تحت پشتون اور بلوچ علاقوں کو اپنے دفاع کے لیے ایک 'سافٹ فرنٹ' کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ ایران کا صوبہ سیستان-بلوچستان براہِ راست پاکستانی بلوچستان سے جڑا ہوا ہے۔ ایران کو خوف ہے کہ امریکہ اور اسرائیل، پاکستانی بلوچستان کی زمین کو ایرانی حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے استعمال نہ کریں۔ اس لیے ایران اس خطے میں شدید ترین انٹیلیجنس اور پراکسی وار لڑ رہا ہے۔ اگر ایران پر حملہ ہوا، تو وہ اس پوری پٹی کو بارود کا وہ ڈھیر بنا دے گا جس کی چنگاری پورے پاکستان اور افغانستان کو جلا کر راکھ کر دے گی۔

**پورے ایشیا پر اس کے ہولناک اور فیصلہ کن اثرات**

پشتون اور بلوچ سرزمین پر جاری اس کھیل کا زلزلہ صرف اس دھرتی تک محدود نہیں رہے گا۔ چونکہ یہ خطہ 'ایشیا کا قلب اور دہانہ' ہے، اس لیے یہاں کا امن یا جنگ پورے براعظم کی تقدیر طے کرے گی۔

**برے اثرات (منفی منظرنامہ): ایشیا کا بارود کا ڈھیر بننا**
اگر پاکستان، افغانستان اور ایران اپنی پراکسیز سے باز نہ آئے، اور عالمی طاقتوں نے اس خلا کو برقرار رکھا، تو پورا ایشیا ایک ہولناک دلدل میں ڈوب جائے گا:
**ایشیائی سپلائی چین کا خاتمہ:** چین کا کھربوں ڈالر کا ون بیلٹ ون روڈ (BRI) اور سی پیک اسی پٹی اور گوادر کے ساحل پر آ کر دم توڑ دے گا۔ وسطی ایشیا، مشرقِ وسطیٰ اور یورپ تک چین کی رسائی کا خواب ملیا میٹ ہو جائے گا، جس سے پورے ایشیا کا تجارتی نظام مفلوج ہو جائے گا۔
**توانائی کا ہولناک بحران:** وسطی ایشیا کی سستی گیس اور بجلی (TAPI اور CASA-1000) کو جنوبی ایشیا تک پہنچنے کے لیے پشتون خطے کی ضرورت ہے۔ یہاں کی جنگ پورے جنوبی ایشیا (پاکستان، انڈیا) کو معاشی جمود اور اندھیروں میں دھکیل دے گی۔
**اچھے اثرات (مثبت منظرنامہ): ایشیا کا اقتصادی پاور ہاؤس**
اگر اس سرزمین پر ایک بیدار اور اسٹریٹجک قیادت ابھرتی ہے جو ان علاقائی گدھوں کے مہروں کو توڑ دیتی ہے، تو یہی خطہ پورے ایشیا کی تقدیر بدل سکتا ہے:
**ایشیا کا تجارتی پل (The Golden Bridge):** پشتون-بلوچ پٹی جنوبی ایشیا کو وسطی ایشیا سے جوڑنے والا واحد قدرتی راستہ اور سمندری دہانہ ہے۔ یہاں امن کا مطلب ہے کہ گوادر اور کراچی کی بندرگاہوں سے تجارتی مال چند دنوں میں ازبکستان اور قازقستان پہنچے گا، جو ایشیا کو دنیا کا سب سے بڑا معاشی زون بنا دے گا۔
**گرین ٹیکنالوجی کا مرکز:** شمالی وزیرستان، خیبر، کنڑ اور غزنی میں موجود دنیا کا بہترین لیتھیم (Lithium) اور بلوچستان کا تانبا و سونا پورے ایشیا کی ای وی (EV) بیٹری اور گرین انرجی انڈسٹری کو سستا خام مال فراہم کر کے مغرب پر ایشیا کا انحصار ختم کر سکتا ہے۔

**فیصلہ کن لائحہ عمل: بقا یا مٹ جانا؟**
اگر پشتون اور بلوچ قوم نے پاکستان، افغانستان اور ایران کی اس جیو-پولیٹیکل سیکیورٹی دلدل سے نکلنا ہے، تو روایتی اور مظلومانہ بیانیے کو جڑ سے اکھاڑنا ہوگا اور یہ سخت اقدامات کرنے ہوں گے:
1. **اسٹریٹجک تعلیم کا ہنگامی نفاذ:** پولیٹیکل سائنس کی فرسودہ ڈگریوں کو آگ لگائیں۔ نوجوانوں کو عالمی اسٹریٹجک امور (Global Strategic Affairs) اور

جیو-انرجی اسٹڈیز کی طرف لائیں تاکہ وہ دشمن کی چالوں کو سائنسی بنیادوں پر سمجھ سکیں۔

2. **غیر سیاسی اور آزاد تھنک ٹینک کا قیام:** ایک ایسا طاقتور ادارہ جو اسلام آباد، کابل اور تہران کے خفیہ اسٹریٹجک معاہدوں کا کاؤنٹر تجزیہ کرے اور ایک مشترکہ اسٹریٹجک بلیو پرنٹ تیار کرے۔
3. **مظلومیت کے راگ کا خاتمہ:** بین الاقوامی فورمز پر جا کر رحم کی اپیلیں کرنا، لاشیں گننا اور رونا دھونا بند کریں۔ دنیا صرف طاقت اور مفاد کی زبان سمجھتی ہے۔ اپنی بات کو بین الاقوامی قوانین، جیو-اسٹریٹجک ثبوتوں اور متبادل حل کے ساتھ پیش کریں۔
4. **وسائل پر مقامی اور آہنی کنٹرول:** اپنی معدنیات اور ساحل کو **'عذاب'** سمجھنا بند کریں۔ وسائل پر مقامی کنٹرول اور ان کی اپنی سرزمین پر پروسیسنگ کے لیے ایک جارحانہ **'**اسٹیورڈ شپ ماڈل**'** (Stewardship Model) نافذ کیا جائے۔ اگر پشتون بیلٹ اور بلوچستان مل کر ایک مشترکہ **"**صحرائی اور پہاڑی اسٹریٹجک بلاک**"** کھڑا کر دیں، تو یہ خطہ تمام جیو-اکنامک چالوں کا فیوز اڑانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

پشتون-بلوچ خطہ محض مظلومیت یا وقتی سیکیورٹی بحران کا شکار نہیں، بلکہ **عالمی سپر پاورز کی "ٹیکنالوجی اور جنگی بقا" کی جنگ کا مرکزی میدان** ہے۔

## جی ایچ کیو کا کردار :

یہ وہ تلخ اور سنگین سوال ہے جو اس خطے کے جیو-اسٹریٹجک تجزیوں میں بار بار اٹھایا جاتا ہے۔

تحریر کے تناظر اور معروضی جیو-پولیٹیکل حقائق کو دیکھا جائے تو اس معاملے کے دو بنیادی پہلو سامنے آتے ہیں:

### 1. کٹھ پتلی یا مفادات کا شراکت دار؟ (The Critical View)

سیاسی اور معاشی تجزیہ کاروں کا ایک بڑا طبقہ اس نقطہ نظر کی تائید کرتا ہے کہ پاکستان کا ملٹری و سیاسی اشرافیہ (ایسٹیبلشمنٹ) دہائیوں سے عالمی طاقتوں کا آلہ کار بنا رہا ہے:

**جنگی معیشت (War Economy) پر انحصار:** 1980ء کی دہائی کی افغان تحریک ہو یا 9/11 کے بعد کی "دہشت گردی کے خلاف جنگ"، پاکستان کی سیکیورٹی پالیسی اکثر امریکی ڈالر، ڈالر گرانٹس اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں (IMF/World Bank) کے قرضوں سے جڑی رہی۔
**وسائل پر پسِ پردہ کنٹرول:** بلوچستان کے تانبے اور سونے (ریکوڈک) اور فاٹا و پشتون بیلٹ کے معدنیات کے معاہدے جس طرح بین الاقوامی کمپنیوں کے ساتھ طے پاتے ہیں، اس میں مقامی آبادی کو مکمل طور پر بائی پاس کیا گیا۔ ناقدین اسے "کارپوریٹ گدھوں" کی سہولت کاری قرار دیتے ہیں۔
**پراکسی وار کا مہرہ:** چین کے CPEC کے تحفظ اور امریکہ/مغرب کے دفاعی مفادات کے درمیان پنس کر پاکستان کا دفاعی ماڈل اکثر بیرونی قرضوں اور رعایتوں پر چلاتا رہا، جس سے یہ تاثر مضبوط ہوا کہ فیصلے اندرونی مفاد میں نہیں بلکہ غیر ملکی اشاروں پر ہو رہے ہیں۔

## 2. خود مختار ریاست یا مجبور اسٹیک ہولڈر؟ (The Systemic View)

دوسری طرف، ریاست اور اس کے حامیوں کا اپنا ایک نقطہ نظر ہے:
**بقائی حکمتِ عملی (Survival Strategy):** پاکستان کا یہ موقف رہا ہے کہ ایک طرف ایٹمی طاقت ہونے کا دباؤ اور دوسری طرف بھارت سے دائمی خطرہ—اس ماحول میں طاقتور عالمی طاقتوں (امریکہ اور چین) کے ساتھ توازن بنانا ریاست کی بقا کا لازمی حصہ تھا۔
**معاشی مجبوری:** معاشی عدم استحکام اور قرضوں کے بوجھ نے ریاست کے پاس آزادانہ فیصلے کرنے کی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے، جس کی وجہ سے اکثر بین الاقوامی طاقتوں کی شرائط ماننا مجبوری بن جاتا ہے۔

اگر تحریر کے بنیادی فلسفے کی روشنی میں دیکھا جائے، تو چاہے کوئی اسے **"کٹھ پتلی (Puppet)"** کہے یا **"مجبور جیو-پولیٹیکل پلیئر"**نتیجہ ایک ہی نکلتا ہے:
جب تک کسی ملک کی پالیسیاں اپنے عوام، مقامی وسائل پر مقامی حق، اور مستقل معاشی خود مختاری کے بجائے بیرونی طاقتوں کی گرانٹس، قرضوں اور سیکیورٹی ڈیلز پر چلیں گی، تو دنیا اسے ایک خودمختار طاقت کے بجائے ہمیشہ **عالمی شطرنج کا ایک آلہ کار یا مہرہ** ہی سمجھے گی۔

پاکستان کے پشتون اور بلوچ خطوں (خیبر پختونخوا، قبائلی اضلاع، اور بلوچستان) میں Rare Earth Elements (REEs) اور جدید صنعتی و تزویراتی (Critical/Strategic) معدنیات کے زبردست ذخائر موجود ہیں۔ ان خطوں میں پائے جانے والے اہم کمیاب اور جدید عناصر یہ ہیں:

1. خیبر پختونخوا اور پشتون بیلٹ (KPK & Tribal Belt)

یہ خطہ خاص طور پر "لائٹ" اور "ہیوی" ریئر ارتھ ایلیمنٹس اور بیٹری گریڈ میٹلز کا گڑھ ہے:

- لیتھیم (Lithium): خیبر، شمالی و جنوبی وزیرستان، اور افغانستان سے ملحقہ سرحدی علاقوں (مثلاً کنڑ کے نزدیک) میں لیتھیم کے وسیع ذخائر پائے جاتے ہیں جو الیکٹرک گاڑیوں (EVs) اور سمارٹ فونز کی بیٹریوں کا بنیادی عنصر ہے۔
- نیوڈیمیم (Neodymium - Nd): مردان (شیر گڑھ)، سوات، اور ہزارہ کی نایاب چٹانوں (Carbonatites) میں پایا جاتا ہے۔ یہ ڈائریکٹ ڈرائیو ونڈ ٹربائنز، ای وی موٹرز، اور دفاعی رڈارز کے مستقل مقناطیس (Permanent Magnets) بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔
- پراسیوڈیمیم (Praseodymium - Pr): نیوڈیمیم کے ساتھ ملا ہوا پایا جاتا ہے جو اعلیٰ معیار کے مٹیریل اور ایئرکرافٹ انجنز کے مصرعوں (Alloys) میں کام آتا ہے۔
- سیریم (Cerium - Ce) اور لینتھینم (Lanthanum - La): ہزارہ ڈویژن اور ملاکنڈ کی چٹانوں میں پائے جاتے ہیں جو پیٹرولیم ریفائننگ، شیشے کی پالش، اور نائٹ ویژن ڈیوائسز میں استعمال ہوتے ہیں۔
- ٹینٹلم (Tantalum) اور نائوبیئم (Niobium): سوات اور گلگت-پختونخوا بارڈر کی چٹانوں میں پائے جاتے ہیں جو جدید الیکٹرانکس اور جیٹ انجنز میں استعمال ہوتے ہیں۔

2. بلوچستان (Balochistan)

بلوچستان نہ صرف تانبے اور سونے (ریکوڈک، سینڈک) کا سمندر ہے، بلکہ یہاں کے صحرائی اور آتش فشاں پہاڑی سلسلوں میں بھی کمیاب معدنیات موجود ہیں:

- یٹریم (Yttrium - Y): چاغی اور خاران کی رائلائٹ اور گرافائٹ چٹانوں میں پایا جاتا ہے جو لیزر ٹیکنالوجی، سپرکنڈکٹرز، اور کینسر کے علاج کی ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔

- ڈسپروزیم (Dysprosium - Dy) اور ٹربیئم (Terbium - Tb): چاغی کے خطے میں ان کی موجودگی کی نشاندہی ہوئی ہے، جو نیول سب میرینز، گائیڈڈ میزائلز، اور تیز رفتار الیکٹرانکس میں زیادہ درجہ حرارت کو برداشت کرنے والے مقناطیس بناتے ہیں۔
- یوروپیئم (Europium - Eu) اور گیڈولینیم (Gadolinium - Gd): دفاعی ڈسپلے اسکرینز، نیوکلیئر ریکٹرز کی کنٹرول روڈز، اور میڈیکل MRI اسکینز میں کام آتے ہیں۔
- یورینیم اور تھوریئم (Uranium & Thorium): اگرچہ یہ ریڈیو ایکٹیو عناصر ہیں، لیکن چاغی اور ڈیرہ غازی خان (پشتون-بلوچ بارڈر) میں ان کی موجودگی ایٹمی توانائی اور تزویراتی توازن کے لیے انتہائی اہم ہے۔

## خلاصہ

پشتون-بلوچ پٹی خاص طور پر نیوڈیمیم، پراسیوڈیمیم، لیتھیم، یٹریم اور سیریم جیسے کمیاب ترین عناصر پر بیٹھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی طاقتیں اور کارپوریٹ ادارے اس خطے کے جغرافیے پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں، کیونکہ 21ویں صدی کی الیکٹرانکس، گرین انرجی اور ملٹری انڈسٹری کا دارومدار انہی نایاب دھاتوں پر ہے۔

# آخری وارننگ

سوال یہ نہیں ہے کہ افغانستان، ایران یا امریکہ اور چین ہمارے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔
سوال یہ ہے کہ **ہم اپنے لیے کیا کر رہے ہیں؟**
کیا ہم اب بھی سوشل میڈیا پر بیٹھ کر جذباتی تبصرے کرتے رہیں گے، سستے نعروں پر اپنا خون بہاتے رہیں گے اور ان علاقائی اور عالمی گدھوں کے مہرے بنے رہیں گے؟ یا اس خونی بورڈ پر اپنی پوزیشن، اپنا وژن اور اپنی اسٹریٹجی خود طے کریں گے؟
یاد رکھیں! اگر ہم اب بھی جذبات کی قید سے نکل کر عقل، جدید تعلیم اور بے لچک سفارت کاری کے ہتھیاروں سے لیس نہ ہوئے، تو تاریخ کے اگلے صفحات میں ہمارا نام صرف ایک "استعمال شدہ اور مٹائے گئے مہرے" کے طور پر لکھا جائے گا۔ کٹھ پتلی بن کر جینا چھوڑنا ہوگا، ورنہ تاریخ کسی کو دوسرا موقع نہیں دیتی۔

**حتمی لکیر (Bottom Line): یہ تحریر اس انتباہ پر ختم ہوتی ہے کہ تاریخ جذبات یا رحم کی اپیلوں پر نہیں، صرف طاقت اور مفاد کی زبان پر چلتی ہے۔ اگر اس خطے نے فوری طور پر اپنے اندر بیداری اور سخت گیر اسٹریٹجک حکمتِ عملی پیدا نہ کی، تو اگلا 100 سالہ ایشیائی جنگی منصوبہ اس کی نسلوں اور جغرافیے کو مکمل طور پر نگل جائے گا۔**

**عشق اِک عمر کا قصہ ہے مگر اہلِ دل،**
**ہر نئے دور میں اس عہد کو دہرا لیتے ہیں۔**